سے الگ کرتی ہے وہ نبوت عیسویؑ کی ایک خصوصی اور یکتا تعبیر ہے، اور اسی تعبیر سے اس کا تصورِ کائنات پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہندو مت کا معاملہ ہے کہ دُنیا کی مختلف تہذیبوں سے مشابہ عناصر وہاں کثرت سے مل جائیں گے، لیکن جو چیز اس کا نقطۂ امتیاز ہے اور جو اس کے مجموعی مزاج کو متعین کرتی ہے، وہ آتما اور مایا کے درمیان تعلق کی ایک خصوصی تعبیر ہے۔ چنانچہ اس نقطۂ نظر سے اسلام کو دیکھیے تو اس کا امتیازی عنصر "تصورِ خاتمیت" ہے۔

دورِ نبوت کا اسلام کے تناظر میں آکر کمال اور اختتام کو پہنچنا، محض ایک اعتقادی مسئلہ نہیں بلکہ پوری تاریخ نبوت کے نتائج کی وراثت کا معاملہ ہے۔ اسلام کی تاریخیت (Historicity) کا سارا ڈھانچہ، اس کی بنیادی دستاویزات اور روایتوں کا ورائے انسانی تحفظ، اس کی تہذیب میں ایک خاص انداز کی جامعیت، بنیادی اداروں میں جہتِ کمال و اتمام ایک طرف اور دوسری طرف بین الاقوامی صورتِ حال میں بڑی تہذیبی ذمہ داریاں، ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے نظامِ جلال و جمال کی ایک مخصوص ترتیب۔ یہ سب کچھ اس تصورِ خاتمیت سے پیدا ہونے والا شجر ہے۔ یہی اس کا مابہ الامتیاز عنصر ہے جو ہر شعبے کو ایک آفاقی ذمہ داری کی روشنی سے منور کرتا ہے۔ یہی ذمہ داری جب نسلوں کے درمیان علوم کے تسلسل کو متاثر کرتی ہے تو اس سے علم اپنا ایک نظام پیدا کرتا ہے جس کا خارجی نقطہ نصاب اور داخلی نقطہ اسلوب تربیت ہے۔ اسلام کا نظامِ تعلیم پہلے بھی کسی نسلی، قومی یا جغرافیائی عصبیت

سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اسی ذمہ داری کے شعور اور اس پر مبنی نیت سے پھوٹا تھا ۔ جب تک موثراتِ حیات کا وہ بین الاقوامی نظام قائم رہا، اس وقت تک وہ سانچہ کارآمد رہا۔ لیکن مسلم اقتدار کے ایک بار زوال میں آنے اور دوبارہ استقلال کے درمیان ایک بہت بڑی تبدیلی آچکی ہے اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ " ملت " اب کوئی بہت موثر اصطلاح نہیں رہی لہٰذا آفاقی ذمہ داری کا نقطۂ نظر بھی اپنی جگہ دھندلا گیا ہے۔ اب سب سے پہلے، یعنی نظامِ تعلیم کے بنیادی ڈھانچے پر غور کرنے سے پہلے اس احساسِ ذمہ داری کے تضمنات پر ایک بار پھر غور کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ نظامِ تعلیم کوئی آرائشی اور تزئینی چیز نہیں بلکہ یہ ایک انسانی گروہ کا آفاقی سطح پر اپنی کائنات سے وہ رشتہ ہے جو تسلسلِ زمان کے تقاضے سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس لیے ضروری ہے کہ " محتویاتِ علم " کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنے کی بجائے، (جو ایک لامتناہی ورزش ہے) " نیتِ علم " کو بحیثیت مسلمان اپنی آفاقی ذمہ داری کے احساس کے تحت اسلامی روح کا آئینہ دار بنایا جائے ـــ پھر یہ نیت وہ تجلی ہے کہ جس عنصرِ علم پر بھی پڑ جائے وہی اسلامی، جس کو ترک کر دے وہ بے مصرف ـــ

سراج منیر

معذرت

بعض ناگزیر وجوہ سے المعارف کا خصوصی شمارہ
نمبر ۴ پبلش کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی، جس پر ہم اپنے معزز
قارئین سے معذرت خواہ ہیں ۔

اب خصوصی شمارہ نمبر ۵ کے مضامین کی بھی
کتابت ہوچکی ہے اور یہ شمارہ جلد ہی معرضِ اشاعت میں
آجائے گا ۔

(ادارہ)

بزرگ فلسفی

ڈاکٹر برہان احمد فاروقی ایم-اے پی ایچ ڈی (علیگ)

کی عہد ساز تصنیف

منہاج القرآن

شائع ہو گئی ہے

قیمت -/۶۰ روپے

ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲ کلب روڈ لاہور